اینجانب

میکفروالے کے تو رنگ ایسا جمایا ہے
شیخ اپنی بھنیوں پر ملیاں لگاتے ہوئے

انقلاب زمانہ نے رت بدلتے ہی ہولی کی دھمالیاں کرنی شروع کر دیں - جنگ کے رنگ ملا نے ہی حسرت کے رنگ رنگیلیوں کو بسور دیا کے رنگیلے ٹھاٹھ کے ماٹ میں غوطہ دیکے بسنتی کر دیا - اور پھر اس پہلو پر سے

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند

بالائی اور نہالی پچکاریوں سے بدن تو بھیگے کپڑوں سمیت تر بہ تر تھا ہی گال سے گال جتنے دھر لگے بسنتی بنے ہوئے کا منہ بنے ہوئے ہیں - سیر سے زلف حبیبوں کی مانگ سیندوری سیدھی پر چیتے خیالات کی دلدل ہے - کوئی سنگین باندھے لگے - یہ بیل کو دیکھو کہ انکا بھی ایمال ملال کی الجھن آ گیا کہ ندر خریدار دیکھتے ہی ہاتھ تھکا ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے ہونگے اور ابھی ہولی ہوئی ہے حضرت اجل نے دھکا دیا ہے - یہ سبھی کی سکرات کے شکر سے سالنے رہیں ورنہ کتاب الموت سورہ اجل ان تمولہ کا مصداق ہوا کر کے اور ہی اپنے کاغذی پیرہن [illegible] موزوں کر کے دکھا پورا کریگا - مگر [illegible] ہی کی عمر [illegible] کے آپ جیسی سدھار جائینگے - بعض ایسے غسل ہی ہو جائینگے - اور غفلت میں گر [illegible] جنت [illegible] کے نواریوں کو [illegible] بہشتی بنا سے

شفاعی کسب کائنات او عدال

مال ضیف [illegible] ہیں - کیوں - ہولی ہے - کیا خوش [illegible] سے کچھ [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] اور [illegible] سے

[illegible] میں [illegible] ہولی کھا رہے

اب [illegible] پچکاری [illegible] بالی کے [illegible] طرح [illegible] کی طرح تو [illegible] ہو گی - اپنے [illegible] سرخ بالائی تال کا ابھی خیال [illegible] تو ایسا [illegible] ہے کہ پچکاری [illegible] جائے [illegible] رہینگے [illegible] ہوئے کہینگے سے

[illegible] کے [illegible] جنت [illegible] نہیں

[illegible] کے [illegible] رنگ [illegible] - رنگین مزاجوں کا دل

ہاتھوں سے نہ نکل جائے تو کہنا کسی کے چھوٹے ہیں کے کپڑے کسی پنساری کی ڈنڈیوں میں شور بور دیکھ کے ہر ایک کا ہر حصہ [illegible] میں غوطہ لگانے کو جی چاہیگا - اور پھر جہاں کپڑے کپڑے بھی کپڑے ہو جائینگے رنگ رنگ کی زعفرانی رینی نکلے گی - اس وقت کا سماں دیکھنے کے قابل ہوگا - کہ جیسے جھاڑ کے رنگ ہیں آنکھوں اٹھا خارہ کرنے ہی بول سر اور [illegible] کی بھرمار نہ ہو تو سائیں کبیر کا ذمہ - بعض کے گلے میں جوتوں کے ہار بھی ہونگے - اور سیرانی جیسے بازار میں منہ اٹھا کے چلے کہ سر پہ کسی کھلواڑی کا [illegible] رسید ہوا - منہ اٹھا کے دیکھا کہ برادرے [illegible] رنگ کی گاگر اونڈیل دی - [illegible] کچہری کا رنگ اگر چہ اب اس نئی روشنی کے تہذیب یافتہ رنگین مزاج ہندو وکلا نے بھنگ کر رکھا ہے - ورنہ کسی کی جوانی کی ترنگ پر اینجانب بھی بیرنگ ہو جاتے اور کلکٹر کچہری کا ڈھنگ کیوں نہ بھنگ ہوتا - کیا اس بدنظامی کی دم میں لگائے ڈنڈے [illegible] ڈنڈے ہوئے ہیں - کہ ہر جگہ چوکیدار کا نے ڈنڈے سے صاف ہے [illegible] ہیں - لیکن بدمعاشوں کا ڈر [illegible] نہیں [illegible] کہ ابھی ڈنڈا اسی دم ہر وقت بڑھتی ہولی رہتی ہے - اندھیرے اوجالے لوگوں کے گھروں میں جھاڑو پھیر شہر کے باہر کی جھاڑیوں میں [illegible] کرنے لگتے ہیں - میاں فرشتاسوں کی مشکل ہے - کہ ان شب خیزیوں کے منہ پر کیچڑ نہ کپڑوں پر رنگ کے ٹیکے - نہ گلے میں ڈھول نہ ہاتھوں میں [illegible] نہ [illegible] - نہ گدھا سوار - نہ زبان پہ ہولی کی سررد کبیر کی بکار ہند کی ہولی بعض لا پرواہ غیر مہذب گنواروں کو تو [illegible] بنا دیگی - اور بعض مسخرے لوگ [illegible] ننگی باہر سے آگے گدھے پر سوار [illegible] کے گال پھر کے پھاگ کے [illegible] گدھا [illegible] نظر آتے ہیں - اور لنگوٹی [illegible] تو عمر گذر گئی [illegible] کے گال [illegible] ہی کو گال بنا رکھا ہے - پہلے کسی کا وہ [illegible] کے پچکے ہوئے ہوتے تھے - اب سب کے دونوں پچکے ہوئے ہیں - نہ کوئی تو ندیل دیکھنے میں آتا ہے - نہ پھیلا - اور اس حالت میں بھی [illegible] ہیں کہ [illegible] ہاتھ پاؤں کے دم کی طرف [illegible] اپنے دم خم کی خیر مناتے ہیں - اور [illegible] وقت نہ [illegible] بن جاتے ہیں - [illegible] ہولی میں پانی کی [illegible] سے [illegible] کے منہ دھوئے - [illegible] ہی پکارے [illegible] کی طرح خوشی کی ہوا میں [illegible] نظر آتی ہیں - مگر ابھی منہ کے [illegible] دنیا [illegible]

یاران ہم قالب

فکر نے آخر نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

زمانہ کی نیرنگیاں اور اُس سے ناواقفیت یہ تو ایک غیر ممکن بات ہے تاہم اگر کسی بندۂ خدا کو کچھ شک و شبہہ ہو تو تعجب دلانے والی بات اور حیرت میں ڈالنے والی خبر ہے۔ یوں تو زمانہ کی رفتار کا چھکڑا چل ہی رہا ہے۔ اور کون ہے کہ جو کہہ سکتا ہے کہ اُسکا جوا کسی کی گردن پر نہیں ہے۔ خدا جھوٹ نہ بلائے جس جھگڑے میں تمام خانگی امور ہیں اور انہیں کے متعلق کام کاج۔ پھر عیالداری کی فکر نوکری کی الجھنیں کچھ نہ کچھ جاری ہوتی ہیں۔ اس پر طرہ یہ ہے کہ خدا کا فضل آگے بڑھ رہا ہے۔ حضرت طاعون علیہ اللعنت آگے دھکیلتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔

پس جس طرح تھکا ہوا بیل ایک ایک قدم مشکل سے اُٹھا سکتا ہے۔ اُسی طرح ہمارا حال ہے۔

پس ایسی صورت میں اگر ہم خاموش اور چپ ہیں تو کچھ بیجا نہیں ہے۔ اوروں میں اور ہم میں اگر کچھ فرق ہے تو اتنا کہ اور لوگ باوجود ان باتوں کے اپنی اور ضرورتوں کو بھی پورا کرتے ہیں۔ مگر ہم بجائے اس کے کہ کوشش کریں کہ اور کاموں کو پورا کرنے میں کسی قدر پیچھے ہیں۔ جنکی وجہ سے ہمیں بڑے خیال میں ہیں۔ ایک تو بقول حضرت حالی - ع -

نہ رہی جیب وہ مضمون سجھانے والی

عشق و عاشقی کا زمانہ عہد بیع ماہ کی طرح گزر گیا۔ جوش و امنگ کی جو دل کا بستا ہوا دریا تھا بہتے بہتے ختم ہو گیا۔

دوسرے دماغی غور و فکر کا وہ موقع جس میں اس لاابالی طبع کا بہت بڑا جوہر ہوا کرتا تھا خراب ہو چلا ہے جس سے لکھنے اور پڑھنے کا وہ جوش اور ولولہ تیرے دل کی طرح ڈھل گیا۔ اور مضامین کی آمد وہ حسن دور دل سے جو آگرا تھی نہیں افکار کے گرد غبار نے بند کر دیا۔ جس سے نہ اخبار ہی دیکھنے کی سیر و تفریح کی فرصت ہی ملتی ہے۔ نہ دوستوں اور آشناؤں سے خلط ملط کرنے کا وقت ہی ملتا ہے۔ مگر ... ہمت مردان مدد خدا کے مصداق

پھر اب بھی جو کچھ ہم کر لیتے ہیں وہ دوسرا کر ہی نہیں سکتا ہے۔ آپ پوچھینگے کہ وہ کیا؟ تو سنئے۔

آپ خیال فرمائیے اور غور کیجئے کہ بندہ پنجم (بجناب) ترمسم کبھی ۹ بجے اور کبھی ساڑھے نو بجے کے بعد آجکل جاڑے کے موسم میں چار پائی سے اُٹھنے کا صرف قصد کرتے ہیں۔ اگر تو ایک گھنٹے کے بعد ورنہ دو گھنٹے سے کم نہیں ہوتا ہے کہ یہ قصد پورا ہو جاتا ہے۔ غسل ضروریہ کے پورا کرنے میں دو گھنٹے اور گزار دیتے ہیں۔ اس طرح ساڑھے بارہ ورنہ ایک بجے تناول خاصہ کا وقت آ جاتا ہے۔ ایک گھنٹہ اس میں بھی صرف ہوا۔ پھر قیلولہ کا وقت آ گیا۔ دو بجے کے بعد اور ۴ بجے سے پہلے قیلولہ سے فراغت نہیں ہوتی ہے۔ قیلولہ سے فراغت ہوئی۔ شکار کا وقت آ گیا۔ یہ خیال رہے کہ ابجناب مرحوم بندوق سے شکار کھیلنا داخل عیب خیال کرتے ہیں۔ صرف غلیل اور اگر غلیل بھول گئے۔ تو ڈھیلہ بازی۔ غروب آفتاب تک اس میں مصروف رہے۔ چراغ جلے یا یہ خیال فرمایئے کہ آدھ گھنٹے اور بعد تک گھر تک تشریف لے پہنچے۔

بعض تکت استاد اور چند نو آموز بزرگ تاش کے کھیلوں میں سے ایک کھیل ہے جسکو کہتے ہیں اسکے کھیلنے والے دولت خانہ پر انتظار کی گھڑیاں گنتے ہوتے ہیں۔ اور وقت مذکورہ سے لیکر کم از کم دو بجے شب تک ہار جیت کا بازار گرم رہا۔ اسکے بعد پھر تناول خاصہ۔ بی صاحبہ کے دربار کی حاضری اور پھر دو چار گھنٹے ان سے تخلیہ۔ غرضکہ چار بجے تک کہیں استراحت کا وقت ملتا ہے۔ اور اگر کہیں بی صاحبہ خفا ہو گئیں۔ یا کسی بات پر بگڑ گئیں تو قسم ہے آپکے سر مقدس کی کہ صبح ہی ہو جاتی ہیں۔ غرضکہ جتنے یہ جسقدر لکھا ہے۔ تھوڑا ہے۔

جسپر ایک سنجیدہ انسان غور اور تعمق کی نظر ڈالکر نتیجہ نکال سکتا ہے کہ ہمکو کتنے کام کرنے ہیں اور کون کام غیر ضروری خیال کر کے چھوڑ دیا جائے اور اسکے قائم مقام دوسرا کام کیا جائے۔

راقم ایک دنیا کا بندہ
القلم رفیع خیال

بسنتی مضمون

غضب ہے ہجر میں جسکے ہمیں نہ بھائی بسنت
وہ بر میں غیر کے بیٹھا ہوا منائے بسنت
مزا بسنت کا جب ہے کہ وہ بسنتی پوش
خوشی سے بیٹھ کے پہلو میں یہ گائے بسنت

حضرت بسنتی پنچ۔ بسنت کی خوشی میں بسنتی شائقین کو بسنتی سلام کی بسنتی ڈالی پیش کرتا ہوں۔ حضرت بسنت کیا آئی ایک دم زمانہ بسنتی ہو گیا ہے۔ دیکھو بسنت ہی کا پیر و کار۔ جسکی زبان سے سنو بسنت ہی کا وظیفہ ہے

زینت بھر گئی عالم میں چلی باد بہاری
میخانوں کو بھولتے ہیں میخوار بسنتی

یہاں جس طرف دیکھو معشوق طرحدار ہر بہار عاشقوں کا سینہ فگار کرتے بازاروں میں گشت کرتے پھرتے ہیں۔ بسنتی نامحرم خوب تن گئے۔ اور غضب یہ کہ بسنتی ہی دوپٹے سے اپنی آن بان سے عاشقوں کے دل میں آتش عشق دونی بھڑکا رہے ہیں۔ عاشق مزاج ہیں کہ بسنت کی خوشیوں میں بسنتی پوشاکیں رنگوا رنگوا کر اپنے معشوقوں کے حسن کو دن دونی ترقی دے رہے ہیں۔ معشوقوں کے مزاج ہیں کہ فلک الافلاک سے بھی اونچے جھکا اور نہ پھول۔ بسنتی پگ تو یہ ہے کہ معشوقوں کے بلنے سنورنے کا خاصہ موقع ہے۔ رنگین طبیع اشخاص بسنت بسنتی چہرے باندھے بازاروں کے گرد پھرتے ہیں۔ جس تاریخ کو کالکاجی کے مندر پر بسنت کا میلا تھا حضرت کیا پوچھتے ہو۔ گلزار ارم کا نقشہ آنکھوں میں پھر گیا۔ بسنتی اشخاص کی بسنتی پوشاکوں سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ سارا جنگل زعفران کا کھیت ہے۔ اور بعض کی گلابی۔ چمپئی۔ بسنتی۔ سبز۔ رنگ برنگ کی پوشاکوں نے بسنت کو تو میلی بسنت کر رکھا تھا ؎

ہے لطف حسینوں کی وہ رنگی کا انت
وہ یار گلابی ہیں تو وہ یار بسنتی

ہمارے شہر کی بعض نامی گرامی طوائفوں نے بھی خوب چھٹے صاف کرنے کا موقع رکھا تھا۔ جھٹ اپنا اپنا نام شہرہ اسمی ہولی میں ڈٹ گئیں۔ اور تازہ بتازہ نوجوانوں کو اپنے دام الفت میں شکار کرتے تھے اور عاشقوں کے دل پامال کرتے تھے۔ کالکاجی کی حسرت ناک روانہ ہو گئیں۔ بس جاتے ہی

قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ کسی کو تیکھی تیکھی چتونوں سے دیکھا اور بسمل کر دیا۔ کسی کی طرف نظر غلط انداز ڈالی اور اپنا رام کر لیا۔ کسی کو اپنی زلف پیچاں کے پیچ و تاب میں پھنسایا ہے۔ عاشقوں نے بھی میلا کے بہانے سے دیدار سے فیضیاب ہو کر کلیجہ ٹھنڈا کیا۔ مگر حضرت مشکل تو ان بیچاروں کی ہے۔ جو اس نام سے محروم ہیں ۔ اور جنکے حق میں یہ میلا صید گاہ عشق ہو گیا ؎

سنتے تھے مجمع میں بہت قصہ ایک دو ہے
ہم تماشہ کے لئے خود ہی تماشہ ہو گئے

آخر کار شام کو دل و جگر لٹا اور سینہ پر زخم دھر بصد خرابی گھر کو آئے ؎

کسی کو عشوہ کسی کو غمزہ کسی کو ترچھی نظر سے مارا
بچیگا ان سے تو کیونکر خنجر بتا تو تجھ کو نکل گیا ہے

الراقم رامچند مہاجنی سکول دہلی

مکاشفہ کے ذریعہ اکبری دربار کا نظارہ

روایت ہے حضرت چرکین سے وہ بیان کرتے ہیں مرزا جعفر زٹلی سے انہوں نے روایت کی ہے۔ شیخ بطلی سے کہ کہا انہوں نے ایک دفعہ میرا بیچ کے وقت رات کے ۲ بجے کے قریب مع اپنے چند احباب کے بالکل تن تنہا بیٹھا تھا کہ غنودگی کے آثار ہویدا ہوئے۔ اور مکاشفہ کی حالت طاری ہو گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ شاہی دربار منعقد ہے۔ شہنشاہ اکبر تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہے سامنے ارکان سلطنت مؤدب بیٹھے ہیں۔ اتفاقاً راجہ بیربر کو شاید اخراج ریاح کی حاجت ہوئی۔ مگر بیٹھے ہی بیٹھے پیچ و تاب کھانے لگے۔ لیکن خدا جانے کچھ آواز ہی نکل گئی یا اپنی فراست سے ملا دو پیازہ تاڑ گئے۔ اور قریب جھک کر کچھ کہنے لگے۔ شہنشاہ اکبر نے جو دیکھا تو پوچھا کہ ملا صاحب کیا بات ہے۔ عرض کی۔ جہاں پناہ۔ راجہ بیربر کو ایک اشلوک یاد آ گیا تھا۔ وہ بتایا ہے۔ اور تھا بھی بیربر نے فرمایا کہ کہئے۔ راجہ صاحب اشلوک کا کیا مضمون ہے۔ بیربر بہت محجوب ہوئے۔ گفتگو نہ کی مگر ملا صاحب ہی سے پوچھ لیجئے۔ ملا صاحب نے عرض کی۔ جہاں پناہ۔ وہ اشلوک یہ ہے۔ جگسر جو تک پدم مہا پدم سنکھ مہا سنکھ پدم مہا پدم۔ حکم ہوا کہ اسکے معنے کیا ہیں۔ عرض کی حضور معنے تو بیربر کو معلوم ہونگے جو اہل زبان ہیں۔ ایکو تا نفیس جانتے ہوں گے جو زبان سنسکرت کے عالم ہیں۔

بیربر صاحب تو عربی فارسی میں ترشیحے تھے۔ فیضی بیچارے کی بھی شامت آگئی۔ بھلا وہ دو چار ورق سنسکرت کو کیا جانے۔ جسکی کوئی صرف نحو لغت آخر وہ بھی جب اپنی ناواقفیت کا اقرار کرکے خاموش ہو گئے۔ تو ترجمہ ملا صاحب کے نام پڑا۔ آپنے فرمایا۔ مجھے تو تونے پھوٹے معنے آتے ہیں۔ صحت بیربر سے کرا لینا۔ سنئے۔ پیک چرنگ پدم کے معنے ہیں آہستہ ریاح خارج کرنا یعنی پھسکی مارنا۔ گرگ پدم کہتے ہیں بآواز بلند ریاح صادر کرنے کو۔ مہاپتیم کے معنی ہیں گناہ کبیرہ۔ مہاپنتھ کے معنے ثواب عظیم۔ مطلب یہ کہ بھری مجلس میں جو شخص پادتا ہے وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور زور سے مارنے والا مثل توپ کے مستحق ہوتا ہے ثواب عظیم کا۔

بیربر تو پہلے ہی عرق آب خجالت تھے۔ اب اور بھی غوطے کھا گئے۔ اہل دربار کو ہنسی ضبط کرنی دشوار ہو گئی۔ بادشاہ نے مسکرا کر فرمایا کہ یہ کیوں؟ جس سے ایک مذموم فعل شرم و حیا کے ساتھ صادر ہو وہ تو گناہ کبیرہ کا مرتکب ٹھیرے اور بیحیائی سے کام لینے والا مستحق ثواب ہو۔ ملا دو پیازہ نے عرض کی۔ ظل اللہ تجربہ شاہد ہے کہ آہستگی کے ساتھ ریاح خارج کرنے میں ایسی بدبو پھیلتی ہے کہ تمام اہل مجلس کے دماغ پریشان ہو جاتے ہیں۔ برخلاف اسکے زور سے ریاح خارج کی جائے تو باعث خفت تو ہے۔ لیکن وہ چنداں تکلیف دہ نہیں ہوتی۔ بادشاہ نے فرمایا اسکی کیا وجہ؟ عرض کی یہ کسی سائنسدان سے دریافت کیجئے۔

ابوالفضل بول اٹھے کہ قیاساً یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب آہستگی کے ساتھ ریاح خارج ہوتی ہے تو وہ ہوا میں سرایت کر جاتی ہے۔ اور ہوا جب سانس کے ذریعہ دماغ میں پہونچتی ہے تو بدبو محسوس ہوتی ہے۔ اگر زور سے ریاح خارج ہو تو وہ ہوا میں سرایت کرنے کی بجائے اسکے اجزا کو متحرک کر دیتی ہے اور ساتھ ہی آپ بھی منتشر ہو جاتی ہے۔ دماغ میں جانے والی ہوا میں اسکا بہت کم حصہ شامل ہوتا ہے۔ لہذا چنداں بدبو محسوس نہیں ہوتی۔

بادشاہ نے ملا کی طرف دیکھا تو آپنے عرض کی۔ کہ جو کچھ آپنے فرمایا ٹھیک ہوگا۔ مگر ہمارے استاد نے یوں فرمایا تھا کہ شیطان جی کی کھلیا ہاتھوں میں لئے تمام دن پھرا کرتا ہے۔ جہاں پانچ دس آدمی ایک جگہ بیٹھے دیکھتا ہے وہیں ڈٹ جاتا ہے۔ جب ان میں سے کوئی ریاح خارج کرنے کو ہوتا ہے۔ تو وہ اپنی کھلیا کو آگے کر دیتا ہے۔ اگر آہستہ سے خارج ہوتی ہے تو کھلیا میں بند کر لیتا ہے۔ اور ایک ایک کو سونگھاتا پھرتا ہے۔ برخلاف اسکے اگر زور سے ریاح خارج ہو تو اسکی کھلیا ٹوٹ جاتی ہے۔ اور [illegible]

یہ سنکر بادشاہ اور اہل دربار کے پیٹ میں بل پڑ گئے۔ [illegible]

[illegible]

(دفتر [illegible])

(قلم حضرت عاشق۔ از دہلی)

نقد جاں اس میں ہو [illegible] کی [illegible] ہے یہ
خاک ڈالو رخ محبوب پہ اکسیر ہے یہ

[illegible]